رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا اک کن محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
سُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان
ایڈیٹر
ولیر و پراپرائٹر
قاسم علی خاکسار

# فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۱/۲۸ جون ۱۹۱۷ء | نمبر ۲۷ و ۲۸

## دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ہر روز ظہر کے بعد سات سوا سات بجے تک درس قرآن مجید دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزا خیر دے اور ہمیں عمل کی توفیق دے۔ دو پارے ہو چکے ہیں

۲۔ چھ سات روز تو سخت گرمی میں گزرے ہیں آج کچھ ابر محیط آسمان ہوا۔

۳۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب عیاں عبداللہ خان صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کسی سرد مقام پر تشریف لیگئے ہیں غالباً کشمیر

**درخواستِ دعا** منشی غلام حسین پٹواری احمد نگر سے تحریر کرتے ہیں کہ میرا ٹبا لڑکا بیمار ہے اور سوکھہ کر کانٹا ہو گیا ہے کوئی سایہ بتاتا ہے کوئی کچھ دو لڑکے اور لڑکیاں پہلے فوت ہو چکی ہیں بہت علاج کر چکے ہیں مگر صحت نہیں ہوتی احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ سے صحت کے لئے دعا فرماویں۔

**مولوی عبداللہ خان** صاحب اپنے نوجوان پسر کی دو سال سے بیمار رہنے کا حال لکھتے ہوئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان احمدی کو صحت کامل عطا فرمائے۔ احباب دعا کریں۔

**بابو محمد امین** صاحب احمدی کے برادر بابو گل حسن صاحب جو ایک مخلص احمدی ہیں کچھ عرصہ سے بعارضہ ضعف گردہ۔ تپ کھانسی۔ درد کمر میں مبتلا ہیں احباب سے دعا صحت کی درخواست ہے اور التماس ہے کہ ناظرین فاروق میں سے اگر کوئی دوست اس کا مجرب نسخہ جانتے ہوں تو ایڈیٹر فاروق کو لکھہ بھیجیں۔ خادم سلسلہ فائدہ عام کے لئے فاروق میں شائع کر دیگا

**تصحیح** گذشتہ فاروق کا نمبر سلسلہ بجائے ۲۵/۲۴ کے ۲۵/۲۴ لگ گیا ہے درست کر لیں۔

## نامۂ صادق

نمبر ۴

**زمانہ طالب علمی کا اثر** انگلینڈ میں ہندوستان کے ایک نوجوان ڈاکٹری کا امتحان پاس کر کے یہیں سرکاری ملازم ہو گئے ہیں اور میڈیکل آفیسر ہو گئے ہیں احمدی خاتون سلمہ کو وہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں "مینے سنا ہے کہ مفتی محمد صادق صاحب انگلستان آتے ہیں۔ میں ان سے واقف ہوں۔ وہ میرے استاد ہیں جب میں اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم پاتا تھا۔ تو مفتی صاحب وہاں معلم تھے۔ اور خواجہ صاحب بھی معلم اور بورڈنگ کے افسر تھے اسوقت سے جو اثر میرے دل پر ان ہر دو بزرگوں کے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ خواجہ صاحب تند خو اور سخت مزاج ہیں اور مفتی صاحب حلیم اور شیریں طبیعت کے آدمی ہیں۔" زمانہ طالب علمی کے

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں بہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا (تاریخ اشاعت ۲-جولائی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالات کا بھی کسقدر اثر انسان کی طبیعت پر ہوتا ہے کہ اس کا اظہار آج ڈاکٹر صاحب نے بیس سال کے بعد کیا گو انہوں نے اپنے خطابیں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اب خواجہ صاحب نے بہت کچھ تبدیلی کر لی ہے

**سلسلہ کی تبلیغ** ہماری بہن سلمہ بہت جوش کے ساتھ تبلیغ میں مصروف ہیں آجکل وہ ایک اور خاتون کو اسلام کی طرف متوجہ کر رہی ہیں جس نے بعض باتوں میں اتفاق کر لیا ہے اور امید ہے کہ جلد اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اسے کامل انشراح صدر عطا کریگا۔

**دو نو مسلم** اس ہفتہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے دو اور نو مسلم ہوئے جن کی درخواستہائے بیعت اس ڈاک میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور روانہ کر دی گئی ہیں

(محمد صادق عفی اللہ عنہ از لنڈن ۹ مئی)

# جنگ کی خبریں

**محسودوں کی تادیب** شمال مغربی سرحد پر قبیلہ محسود کی شرارتیں براہمچاری رہنے کے باعث جو مختصر فوج مہم بنام "محسود فیلڈ فورس" علاقہ مذکور میں جمع کی گئی ہے اس نے محسودوں کی تادیب کا کام شروع کر دیا ہے اور شملہ کی ایک تازہ سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ غنیم کے ایک لشکر کو ایبانا ماغزہ کی پہاڑیوں سے مار بھگایا گیا۔ اور اس مقابلہ میں اول بٹالین ۲۵ لنڈی رجمنٹ کی ایک کمپنی نے قابل توجہ کارگذاری دکھائی تھوڑے عرصہ سے سرحدی قبائل کی سزادہی میں آلات ہوائی سے بھی کام لیا جانے لگا ہے چنانچہ ایک اور موقعہ پر محسودوں کی پسپائی کے دوران میں ہمارے آلہائے پرواز نے کارگر طریقہ سے بم مار کر ان کو بھاری نقصان پہنچایا ہے کاش کہ ان تعزیری کارروائیوں کا محسودوں اور دوسرے سرحدی قبائل پر عبرت انگیز اثر پڑے اور ایسی سخت گرمی کے زمانہ میں "محسود فیلڈ فورس" کی مہم کو زیادہ طول دینے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

**بہت سے پہاڑ اڑا دیئے** ماڈائن کا تار مظہر ہے کہ اطالوی فوجیں سرنگوں کی مدد سے بڑی بڑی پہاڑیوں سے دشمن کو خلیج کر رہی ہیں مثلاً فلزار گو کے درہ پر ایک چوٹی کو اطالوی فوج نے بارود سے اڑا دیا۔

**امریکہ میں لاکھوں آدمی بھرتی ہو رہے ہیں** لنڈن۔ ۲۲ جون واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ قریباً ایک کروڑ آدمی جن کی ۲۱ اور ۲۵ سال کے درمیان عمر تھی وہ فوجی خدمت کے لئے نامزد ہوئے ہیں۔

**امریکہ کا قرضہ آزادی** ابتک جس قدر رقم آزادی کے قرضہ میں داخل ہو چکی ہے وہ وزیر خزانہ کی توقعات سے بہت زیادہ ہے ابتک ۳۔ ارب ڈالر سے زیادہ جمع ہو چکا ہے۔

**جرمنوں کے پیغام روسیوں کو** لنڈن ۲۲ جون۔ پیٹرو گراڈ کا تار مظہر ہے کہ جرمن آلہائے پرواز نے روسی محاذ پر بہت سے مطبوعہ پیغام گرائے۔ جن میں مرقوم ہے کہ جرمن فوجیں روسیوں کے بہادرانہ برتاؤ کی ممنون ہیں۔ کیونکہ اسکی وجہ سے انہیں موقعہ ملگیا کہ وہ فرانس میں اتحادیوں کے حملوں کو روک دیں آخر میں مرقوم ہے کہ اب ہم اس برتاؤ کے خواہشمند نہیں۔ اب ہم تم سے لڑنا چاہتے ہیں۔ اور جو روسی ہمسے دوستانہ طور پر ملنے کی کوشش کرینگے ہم انپر آتشبازی کریں گے۔"

**روس میں مظاہرے** لنڈن ۲۳ جون تمام روسی کانفرنس نے قوم سے ایک اپیل کیا ہے کہ ایک دوسرے انقلاب کی جو سازشیں ہو رہی ہیں انکو روکنے کی کوششیں کرنی چاہئیں۔ سازش کنندگان بیچینی سے اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ پر کوئی الزام لگا کر وہ ایک دوسرا انقلاب کر دیں جس اس وہ بے قاعدہ مظاہرے کیا کرتے ہیں اپیل میں مرقوم ہے کہ کوئی مزدور سڑکوں پر نہ پھرے اور نہ کسی قسم کا مظاہرہ کرے۔

**روس کے متعلق فرانسیسی وزیر کا بیان** لنڈن ۲۴ جون۔ سرس میں ایم۔ البرٹ طامس نے روس سے واپس آکر ایک ملاقات میں بیان کیا کہ انہیں روس کی طرف سے کامل اطمینان ہے جداگانہ صلح کا خیال بالکل دل سے نکال دینا چاہیئے۔ مزدوروں کی کمیٹی اور عارضی گورنمنٹ کی دوہری حکومت اب ختم ہو گئی۔ اسوقت دونوں متحد ہو کر کام کر رہی ہیں۔ فوج میں بھی مناسب اصلاحات ہو رہی ہیں۔ روس میں اب اس ضرورت کو محسوس کیا جاتا ہے کہ جدید آزادی کی حفاظت کے لئے ایک زبردست فوج کی موجودگی ضروری ہے لوگوں میں یہ خیال بھی راسخ ہوتا جاتا ہے کہ اگر فوجیں حملہ کریں تو انتظام پھر قائم ہو جائے مجھے قطعی یقین ہے کہ روسی فوجیں حملہ کریں گی۔ لیکن فی الحال میں کوئی نتیجہ نہیں بتا سکتا۔ روسیوں کے ساتھ ہی روانوی فوج بھی کارنمایاں انجام دیگی

**شاہ ڈنمارک نے وزراء کے استعفاء نامنظور کئے** کوپن ہیگن کا تار مظہر ہے کہ بادشاہ نے وزراء کے استعفے نامنظور کئے۔

**مولوی ظفر علیخان:** سنا ہے کہ ہز آنریبل لفٹننٹ گورنر پنجاب نے چند شرائط کے ساتھ مولوی ظفر علیخاں صاحب کو دریائے راوی کے اس پار یعنے بجانب گوجرانوالہ تک نقل و حرکت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے اور اگر لاہور آنا چاہیں تو بھی گورنمنٹ کی خاص اجازت سے آسکتے ہیں اسکے علاوہ مولوی صاحب کے کرسیاش میں سہولتیں پیدا کرنیکے لئے بھی وعدہ کیا گیا ہے

**سپاہ تحفظ ہند میں** ۱۸ جون تک تمام ہندوستان سے سپاہ تحفظ ہند میں بھرتی **ہندوستانی** کئے جانیکے لئے ۲۷۹ آدمیوں نے اپنی درخواستیں ارسال کی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱/۲۸ جون ۱۹۱۷ء

## قادیان سے بمبئی تک

### گذشتہ سے پیوستہ

(۲)

**توحید سے دور لوگ**

۲۷ مئی ۱۹۱۷ء جہلا کا قاعدہ ہے کہ وہ مردوں کی نسبت عجیب و غریب قصے گھڑ لیتے ہیں۔ اس قسم کی ایک کہانی سیانے میاں سعید کی بڑھی اماں سے سنی وہ کہنے لگی کہ یہاں داماجی کا باغ ہے اسمیں خود داماجی سانپ بنکر رہتے ہیں۔ جب مطرب لوگ گانے کے لئے آتے ہیں۔ تو داماجی مع الخیر سانپ کی شکل میں آجاتے ہیں۔ اگرچہ سیانے بتایا کہ یہ محض جہالت اللہ تو ہم ہے مگر ہندوؤں کے پڑوس نے مسلمانوں کے عقائد پر اس حد تک اثر کیا ہے کہ وہ بڈھی عورت کہنے لگی "سچ ہے" خود جاکر دیکھ لو۔ پس میں نے ارادہ کر لیا کہ داماجی کے باغ میں جائیں۔ میں اور میاں سعید گئے باغ میں داماجی کا مندر دیکھا مندر میں داماجی کی تصویر تھی اور اسکے آگے تانبے کا نہایت وزنی نوپھنوں والا سانپ تھا۔ جب پوجاری صاحب گھنٹی بجانے پھول چڑھانے گھی جلانے سے فارغ ہوئے تو ان سے مفصلہ ذیل مکالمہ ہوا۔

نیر۔ ہم آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں

پوجاری۔ ہاں بڑی خوشی سے۔

نیر۔ داماجی کون تھے؟

پوجاری۔ جنوہ سٹیٹ کے راجہ تھے۔ کیمیا کا شوق تھا۔ کیمیا جانتے بناتے جل کر مر گئے تھے۔ (پوجاری صاحب سنسکرت جانتے ہیں۔ اردو میں تندلی گجراتی ملاکر بولتے ہیں) ریاست نے انکی سمادھ بنائی اور پجاری و گویئے مقرر کئے ہیں۔ شام کو گویئے چوکی بھرنے آئینگے۔

نیر۔ آپ کچھ انگریزی بھی جانتے ہیں اور کیا آپ کو مذہب کی تحقیقات کا شوق ہے؟

پوجاری۔ میں کیول سنسکرت پڑھا ہوں اور گجراتی میں تھوڑا گذارہ کے موافق لکھ پڑھ سکتا ہوں اور آپ کا ٹھکانا؟

نیر۔ میں قادیان ملک پنجاب سے آیا ہوں اور قادیان وہ استھان (مقام) ہے جہاں پر ایک بھوشیت وکتا (نبی) ہوئے ہیں اور جن کی نسبت ہمارا ایمان ہے کہ وہ تمام دنیا کو اسلام کا پیغام دینے کے لئے آئے ہیں۔

پوجاری۔ آپکے پاس کوئی پستک سنسکرت یا گجراتی میں ہو۔ تو مجھے بھیجدیں میں پڑھونگا۔ اور ہاں آپ بتائیے کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اور اُپاسنا (عبادت) کیا ہے؟

نیر۔ آپ مجھے اپنا پتہ لکھوادیں اور میں کوشش کرونگا۔ کہ کوئی پستک آپ کو بھجواؤں

اسلام کی تعلیم بتائی اور کلمہ شریف کی تشریح کی اور بتوں کی پوجا سے روکا اور بتایا کہ

لا الہ ہرنی پاپم (ترجمہ) لا الہ گناہوں کو دور کرتا ہے

لا اللہ پرم پدم الا اللہ برکت دینے والا ہے

جنم بیکنٹھ پراپت ہوئے جو شخص محمد رسول اللہ کو

جپے نام محمد م مانیگا وہ سدا بہشتی ہے۔

اوپاسنا سے آپ کا مطلب کوئی وظیفہ ہے جو کسی کارج کے سدھ کرنے کے لئے کیا جائے اسکی نسبت یہ یاد رکھیں اسلام ایسے وظائف نہیں سکھاتا ایک سچے مسلمان کی روزانہ اوپاسنا نماز ہے اور کارج سدھ کرنے کے لئے "دعا" ہے۔ آپ کیوں ایک جگدیشور سے پرارتھنا کیا کریں۔ اور جو زبان آپ کو آتی ہے اسمیں کریں اور قادیان میں خط ضرور لکھیں اب آپنے کلمہ کا ارتھ (ترجمہ) تو سن لیا۔ مجھے اصل کلمہ بھی پڑھکر سنا دیں (میں نے پہلے کلمہ پڑھکر سنا دیا) پوجاری صاحب نے کلمہ پڑھا اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا اور ہم شام کو دوبارہ آنے کا معدہ کرکے چلے آئے

## ایک مندر میں یاد حبیب

شام کو میں پھر باغ کی سیر اور پوجاری صاحب سے ملاقات کے لئے گیا۔ لالہ عمر دلال برادر سن معہ چند ہندو نوجوانوں کے میرے ہمراہ ہوئے راستہ میں ہندو احباب کو اسلام کا پیغام سنایا اور داماجی میں پہنچکر مطربوں کو گاتے ہوئے دیکھا ایک گویئے نے میرے خوش کرنے کو ایک نعت پڑھی جسے سنکر دل پر اور چوٹ لگی چونکہ وہ غزل میرے حسب حال تھی اسلئے اسکے وہی تین مصرعے مجھے یاد رہے جنکا تعلق میرے ساتھ تھا۔ مطرب نے سُر نکالا اور گایا ؎

فراق یار نے بے چین ہمکو رات بھر رکھا
کبھی کروٹ ادھر بدلی کبھی تکیہ ادھر رکھا
اور غزل ختم کرکے کہا ع
عزیز ہے نام احمد کا اسے سینے میں رکھا

دلپر چوٹ لگی اور خوب لگی اور وہ احمد یاد آگیا جسکے نام پر میں احمدی ہوں اور جس کے نام پر ہمارا مدرسہ احمدیہ ہے۔ اور بے اختیار پڑھ دیا ؎

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگرید یاد کند وقت خویشتنم

پھر وہ احمد پیارا یاد آگیا جو ہر طرح محمود ہے۔ اور چلتی ہوئی بادصبا کو ایک پیغام دیا اور بولا ؎

آنکھوں کا میرے پانی باد صبا تو لے جا
اس گل کے جلوے دینا ہر ایک پنکھڑی کو
تڑپ رہے نہ پیہم آخر کیا تحفہ انکو بھیجوں
لے جا تیم سحری اس بیری بے بسی کو

شام ہو چکی تھی گھر دور تھا اسلئے ہندو دوست رب کے سب درواز تک پہنچانے آئے۔ لالہ عمر دلال کو ٹیچنگ اوف اسلام گجراتی کا ایک نسخہ جو میاں سعید کے پاس تھا دیا اور کہا کہ خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبار بینی سے فائدہ اٹھانا

۳۰ مئی ۱۹۱۷ء۔ آج تبلیغ کے لئے موقعہ نہیں ملا۔ لائبریری میں اخبارات پڑھے اور ذیل کے دو واقعات نتیجہ خیز معلوم ہوئے۔

(۱) جرمن زرسوں کی نسبت ایک غیر جانب دار نامہ نگار نے لکھا ہے کہ وہ روسیوں سے زیادہ وحشی ہیں۔ بطانوی اور جرمن زخمیوں سے بھری ہوئی ایک گاڑی جا رہی تھی اور زخمیوں نے پانی مانگا جرمنوں کو تو نرسوں نے دیدیا۔ مگر برطانویوں کے سامنے گلاس کر کے پیچھے ہٹا لیا اور دیا تو تھوک کر دیا نیز ایک برطانوی زخمی کے زخم پر پٹی لگانے کی بجائے اسکے بوٹ کی نوک سے ٹھوکر کر رحمدل جرمنی نرس آگے ہو گئیں

(۲) ٹراوانکور کی ریاست میں پوسٹ آفس کی شاخیں شہروں جا بجا کھلی ہیں۔ ایک پوسٹ آفس مندر کے پاس ہے۔ اب ادنیٰ ذات کے لوگوں کو اس پوسٹ آفس سے کام لینے کے لئے دور کھڑے رہنا پڑتا ہے اور کسی راہ گیر کا مرہون منت ہونا پڑتا ہے کیونکہ ادنیٰ ذات کے لوگ مندر کے قریب نہیں جا سکتے۔ عزت ہے کہ مساوات پیدا کرنے والے مذہب کی تبلیغ وہاں کیجائے۔

## احمدی مسافر کی تبلیغ

یکم جون ۱۹۱۷ء۔ آج میں نے حضرت مفتی صاحب کی پیروی کرنیکا ارادہ کیا یہاں ٹرمپو ہے تو ہے نہیں کہ اسمیں جا بیٹھوں۔ لائبریری تھی وہاں آج موقعہ ہی نہیں ملا۔ اب میں بازار میں چلا گیا۔ دوکانداروں سے خواہ مخواہ باتیں کرنے اور اس چیز کی کیا قیمت اسکی کیا قیمت آپکا نام وغیرہ پوچھتا رہا۔ آخر کوئی نہ کوئی تو پوچھ ہی لیتا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ میں کہدیتا کہ قادیان سے جہاں جگت گرو مسیح موعود مہدی معہود کرشن اوتار پیدا ہوئے ہیں۔ ایسا کرتے کرتے ایک مسلمان کی دوکان پر پہنچا۔ اور دریافت کیا کیوں ڈاک کے ٹکٹ ہیں؟ جی ہاں ہیں تو مگر ایک پائی فی ٹکٹ زائد لونگا۔ میاں بلا سے آپ ٹکٹ دیجئے پیسے زائد لیجئے۔ پینے حضرت مسیح موعود کی جگہ قادیان پنجاب میں حضرت کے خلیفہ کو خط لکھنا ہے صاحب یہ کیا۔ اب موقعہ ملا دوکاندار صاحب سننے لگے اِدھر سے آدھ سر سے آلوگوں کا ایک مجمع ہو گیا ایک گھنٹہ سے زائد تقریر کرنے کا موقعہ محض خدا کے فضل سے ملا اور جن لوگوں نے خصوصیت سے قادیانی مبلغ کی عزت کی اور توجہ سے باتیں شروع کیں اور آخری وقت پان کھلائے مصافحہ کئے مرہم عیسیٰ لاہور کے سے نہیں اوس سے بڑھکر احمدی ہونگے وہ حسب ذیل تھے۔ ملک شجاعت۔ انور خان احمد میاں اور نور محمد پان والا

## گورنمنٹ کی خدمت

بازار میں تبلیغ کا موقعہ ملنے اور عمدگی سے حق سنانے اور نفرت کرنے والوں کو محبت کرتا دیکھنے سے خدا کا شکر بجا لانے کا موقعہ ملا گھر پر آئے تو جناب سید تاج الدین صاحب ابن بڑا بیٹا سے ملاقات ہوئی آپ بیدار اور ابوبکر سے ملنے والے اور اہل علم آدمی ہیں۔ مگر وحدت وجود کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ دو گھنٹہ سے زائد گفتگو ہوتی رہی۔ استخارہ کرنے اور غور کرنے کا وعدہ کیا حضرت اقدس مسیح موعود کو راستباز تو سبھی ہیں مگر باوجود اس کے اگر اور مگر کرتے ہیں اور محض دنیا سے ڈرتے ہیں اللہ انہیں توفیق دے آج لوگوں سے جو گفتگو ہوئی اسمیں گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کا ذکر کرنے اور لوگوں کے قلب سے واہیات خیالات نکالنے کا موقعہ ملا ہے اور میں تو روزانہ دیکھتا ہوں کہ احمدی واعظ کو تبلیغ دین کے پہلو بہ پہلو گورنمنٹ کی بھی خدمت کرنی پڑتی ہے اور یقیناً احمدیت گورنمنٹ کے لئے ایک برکت ہے۔

۲ جون ۱۹۱۷ء۔ آج سید تاج الدین صاحب اپنے ہمراہ شاہ مخدوم حسام الدین چشتی کے مزار پر لیگئے اور وہاں ایک پتھر دکھایا جس پر کچھ نشانات لگے تھے کہا جاتا ہے کہ شاہ صاحب جب تبلیغ اسلام یہاں کرنے آئے تو ایک جوگی جتی نے آپکا مقابلہ کیا شاہ صاحب نے کھڑاؤں کو حکم دیا کہ اس کا تعاقب کرے کھڑاؤں اڑی جوگی کو مارا اور پتھر پر نشان بنا دئے مجھے اس قصہ سے تعجب ہوا۔ کیونکہ بعینہٖ یہی قصہ ضلع بھڑاچ میں سید سالار مسعود غازی کی نسبت، اور یہی قصہ ہوشیارپور میں شاہ نور جمال کی نسبت سنا تھا۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ صوفیوں کو جوگیوں کا جا بجا ایک ہی طرز سے مقابلہ کرنا پڑا ہے اور قصہ خواہ کچھ ہی ہو۔ آخر انہوں نے دشمنوں پر فتح پائی۔ اور اسلام پھیلایا ہے۔ سید تاج الدین صاحب سے آج بھی کئی گھنٹے گفتگو ہوئی ہے قریب ہیں مگر چلتے ہیں۔ کہ حضرت کی کوئی تحریر مسئلہ وحدت وجود پر دکھلائی جائے

## فصوص الحکم

سید تاج الدین صاحب کے مکان پر جا کر ان کو تبلیغ کر رہا تھا انہوں نے ایک تصوف کی کتاب دکھائی۔ اس کتاب کا نام فصوص الحکم بتایا میں نے اسکی اوراق گردانی شروع کی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ صفحہ ۱۳۹ پر مصنف نے لکھا ہے کہ ۱۳۰۰ھ میں مسائل تصوف پر غور کرتے ہوئے ایک رؤیا میں مجھے ان فی خلق السموات والارض ... الخ سنایا گیا۔ میری طبیعت اس عبارت کو پڑھکر وجد میں آگئی اور میں نے کلام پاک کے اس حصہ کی تفسیر شاہ صاحب کو سنائی اور کہا کاش کہ مصنف کتاب اس کے باریک معانی پر غور کرتا اور نشانات آسمانی و زمینی و تغیرات عالم کو دیکھکر اولی الالباب کے زمرہ میں داخل ہوتا اور جس طرح میں کہتا اور شوق سے پڑھتا ہوں ربنا اننا سمعنا منادیا (مسیح موعود) ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار۔ اسی طرح مصنف کتاب اور آپ بھی مسیح موعود پر ایمان لاکر ان آیات کو شوق و محبت سے پڑھتے۔

سید صاحب تیسرے پہر ڈیرے پر تشریف لائے۔ اور سلسلہ عالیہ کے متعلق دو گھنٹہ سے زائد دیر تک گفتگو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی رہی آج کے گجراتی اخبارات میں حج کمیٹی کی طرف سے اعلان ہے کہ امسال حاجی لوگ بہتر ہے۔ کہ حج کا ارادہ ملتوی کردیں مگر میں اذا عزمت فتوکل علی اللہ پر عمل کرکے آخری دن تک ارادہ کو ملتوی نہیں کرنا چاہتا۔

## ایک مولوی سے گفتگو

۳۔ جون ۱۹۱۶ء۔ آج ایک مولوی صاحب معہ چھ سات ہمراہیوں کے ڈیرے پر تشریف لائے اور آپ سے سلسلہ کلام مفصلہ ذیل طور پر شروع ہوا۔

نیر۔ مولوی صاحب! نہ معلوم کہ آپ چلکہ یہاں تشریف لائے۔

مولوی صاحب! مجھے کل خبر ملی تھی کہ ایک قادیانی مولوی صاحب ایکیاہ سے پٹن میں آئے ہوئے ہیں۔ اور تبلیغ کرتے پھرتے ہیں اور مجھے بلایا گیا ہے۔ کہ میں آپ سے گفتگو کروں۔

نیر۔ مولوی صاحب بہت اچھا اور ہمیں کیا چاہئے مگر میں اسقدر اجازت چاہتا ہوں کہ گفتگو سے قبل میں آپکو حضرت مسیح موعود کے دعاوی سنا دوں۔ تاکہ آپ ان پر مجھ سے گفتگو کریں۔

مولوی صاحب! ابھی سب کچھ پڑھا اور سنا ہوا ہے کچھ ضرورت نہیں۔

نیر۔ مولوی صاحب! میں ضرورہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو پہلے (غرض یہ تھی کہ مولوی صاحب کے ساتھیوں کو تبلیغ ہو جائے) سنا لوں۔ آپ میری خاطر سے اسے مان لیں

مولوی صاحب! بہت اچھا آپ سنا لیں مگر مختصر

اب میں نے وفات مسیح سے شروع کرکے حضرت اقدس کے دعاوی کو معہ دلائل بیان کرنا شروع کیا۔ قریباً آدھ گھنٹہ ہو گیا ہوگا کہ مولوی صاحب جھنجلا کر بولے آپ نے وعظ شروع کر دیا ہے اب کیجئے

نیر۔ بہت اچھا صاحب لیجئے بس کرتا ہوں امید کہ آپ ترتیب سے گفتگو کریں سب سے پہلے وفات مسیح پر گفتگو ہوگی۔

مولوی صاحب! (کچھ پس و پیش سے) اچھا خیر اسی پر سہی۔

اب سلسلہ کلام شروع ہوا تو مولوی صاحب نے صرف و نحو کی اصطلاحیں اور مولویانہ باتیں شروع کیں۔ میاں سعید میرے پاس بیٹھے تھے بول اٹھے۔ انہوں نے چند باتیں کرنے کے بعد ہی مولوی صاحب سے کہدیا۔ "افسوس کہ مولوی صاحب آپ کو عربی نہیں آتی"۔ اب تو سمند ناز پر تازیانہ لگا اور مولوی صاحب کی مولویانہ گفتگو ختم ہو گئی سیدھے ہو کر باتیں کرنے لگے اور خاکسار سے مسئلہ حیات و وفات مسیح کے ہر پہلو پر گفتگو ہوئی آخرش مینے کہا

"جہاں اللہ تعالےٰ فاعل توفی فعل اور ذی روح مفعول ہو۔ وہاں معنے قبض روح کے اور معنی نہیں ہو سکتے"۔

مولوی صاحب نے وعدہ کیا کہ اس پر غور کرونگا۔

۴ جون ۱۹۱۶ء۔ روح معلے مولوی صاحب جنکا نام عبداللطیف تھا پھر تشریف لائے اور کہا تجویز ہے کہ جامع مسجد میں مسئلہ وفات مسیح پر میری اور آپکی گفتگو ہو جائے مینے آمادگی ظاہر کی اور موقعہ کو غنیمت سمجھا مگر یہ کہدیا کہ امن کی ذمہ داری یہاں کے دو معززین پر کر دیں۔ امن کی ذمہ داری سے مولوی صاحب گھبرا گئے اور ادھر تیسرے پہر میری طبیعت بھی اچھی نہ رہی گو میں باوجود علیل ہونے کے تقریر کرنے پر تیار تھا مگر مصلحت ربی یہی تھی کہ گفتگو نہ ہو کیونکہ جہلا فساد پر آمادہ تھے اور انکی نیت بخیر نہ تھی

۵۔ جون ۱۹۱۶ء۔ کہیں میاں سعید کے ماموں نے اس مولوی صاحب سے کہدیا کہ جہلا کے مجمع کی کیا ضرورت ہے؟ آپ اگر چاہیں تو مکان پر چند آدمیوں کے ساتھ آکر گفتگو کر لیں۔ اسپر مولوی صاحب معہ چند آدمیوں کے تشریف لائے اور سلسلہ کلام شروع ہوا۔

مولوی صاحب! آپنے مجھے لکھکر دیا ہوا ہے اور مینے ایسی مثالیں نکال لی ہیں جہاں توفی کے قبض روح کے سوا اور معنے ہیں۔

نیر۔ بہت اچھا آپ کوئی ایسی مثال پیش کریں۔

مولوی صاحب! قرآن کہولکر دیکھئے یتوفکم باللیل موجود ہے اور نیند کے معنے ہیں۔

نیر (ہنس کر) جناب من! اب میں نے مولوی کہنا چھوڑ دیا۔ ایسی آیات مجھے مدنظر نہیں جب سے آپ کو لکھکر دیا تھا۔ افسوس ہے آپ کو قرآن کا علم نہیں۔ نیند میں بھی قبض روح ہوتی ہے

مولوی صاحب! برافروختہ ہو کر آپ میری ہتک کرتے ہیں کیا نیند اور موت متضاد ہیں۔ یا مشترک ہیں؟

نیر۔ جناب من! میں موٹے موٹے الفاظ جن کو سامعین نہ سمجھیں بولنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ نیند میں بھی قبض روح ہوتی ہے اور موت میں بھی۔ صورت اول میں عارضی اور صورت ثانی میں الی اجل مسمی ہوتی ہے

مُلّا صاحب! کیا خوب نیند میں قبض روح ہے مرزائیوں کی علمیت

نیر۔ جناب من! میں پھر کہونگا۔ آپ عالم نہیں قرآن نہیں جانتے۔ اللہ فرماتے ہیں سورہ زمر رکوع ۵ آیت ۱۔ اللہ یتوفی الانفس ۔۔۔۔ اجل مسمی باوجود خدا کے اس فیصلہ کے آپ کیوں عوام کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ ابتو ملا صاحب خفا ہو کر اصل روپ میں ظاہر ہو گئے۔ اور گالیاں دیتے ہوئے تشریف لے گئے۔

آج شب برات کی تعطیل تھی۔ مسلمان نئے نئے کپڑے پہنے پھرتے تھے۔ ان ملا صاحب نے جاکر لوگوں کو بھڑکایا۔ ان کے جانے کے بعد میں تو لائبریری میں چلا گیا۔ مگر میاں محمد سعید کے اعزا اور نوکروں نے بتایا کہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ آدمیوں کی ٹولیاں تمہیں دیکھنے کو آتی رہی ہیں اور کہتے رہے ہیں قادیانی مولوی کو دکھاؤ۔

## ایک ہندو جنٹلمین سے گفتگو

ملا صاحب سے نپٹکر میں لائبریری میں گیا آج اتفاق سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مسلمانوں کا ایک مجمع

لائبریری میں سینکڑوں شرفاء کا مجمع تھا۔ طلبا رکھے مہمان تھے اور شہر کے آدمی تھے سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا پونا کے ایک صاحب انگریزی میں گوشت خوری اور تناسخ پر گفتگو کرتے رہے۔ اور سامعین دلچسپی سے سوال وجواب سن کر گوش ہو کر سنتے رہے گفتگو خلاصہ آخر مفصلہ ذیل فقرات پر ختم ہوئی ہے "میرے پیارے دوست آپ نقلی شہادتیں چاہتے ہیں تو دل سے بھی یہ کے متعلق جو منتر ہیں ان کا ملاحظہ کریں عقلی چاہیں تو کتاب پنچ کے صفحات کا مطالعہ کریں۔ چڑیا کیساتھ باز اور ہرن کے ساتھ سنگھ کو دیکھا ہیں ادنیٰ چیز کو اعلیٰ پر قربان ہوتا دیکھ لیں۔

اور ہر حیوان کو انسان بنانے کا جو ثواب ہے لے تناسخ کے عقیدہ کی روشنی میں غور سے ملاحظہ فرمائیں" میری تقریر کے بعد میرے عقلمند مخاطب نے تسلیم کیا کہ ماں محدود گوشت خوری بموقعہ یگ ثابت ہوتی ہے اور فرمایا کہ باقی امور پر غور کرونگا۔

تناسخ کے متعلق میں نے حضرت خلیفہ اول کی کتاب رد تناسخ سے چند دلائل اختلاف جنیت کے متعلق دیئے اور میر قاسم علی صاحب کی تقریر سے جو آریہ سماج کے مقابل ہوئی تھی مدار زندگی مسئلہ حقہ کا ترجمہ کیا۔ یہ باتیں میرے سامعین کی دلچسپی کا موجب ہوئیں اور مجھے کہا گیا کہ اچھا اسلام کے متعلق جنرل (علم) باتیں سنائو۔ خدا نے موقعہ دیا۔ جگت گرو مسیح موعود کے دعاوی سنائے۔ سورہ فاتحہ کی تفسیر بتائی خلیفۃ المسیح کا پتہ دیا کرشن جی اور رامچندر جی کا نام عزت سے لیتا دیکھکر میرے دوست بہت خوش ہوئے اسلام کا مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا دیر ہو چکی تھی گھنٹہ سے زیادہ ہو گیا۔ ایڈریس تبدیل کرکے رخصت ہوئے چپکے تجاویز ہو رہی تھیں ان مولویصاحب ایک لیکچر کرائیں۔

## پٹن میں تبلیغ سے احمدی مبلغ کن نتائج پر پہنچا

۶ جون ۱۹۱۷ء شہر میں بہت شور ہو گیا ہی تبلیغ ہو چکی ہے نتائج اسکے ہاتھ میں ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب پٹن سے رخصت ہونا ہی مناسب ہے اسلئے تہیہ سفر کرتے ہیں اور کل انشاء اللہ روانہ ہو جائینگے پٹن میں رہکر جو نتائج ہمنے نکالے ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) احاطہ بمبئی میں کام کرنے والے مبلغ فاگری اور گجراتی ضرور سیکھ لیں۔

(۲) ہندوؤں میں سے جس شخص کے ماتھے پر تلک نشان ہو اسے شوجی کا اپاسک سمجھیں جس کے ماتھے پر ی نشان ہو اسے وشنو جانیں۔

(۳) جسکے ماتھے پر ○ بڑا نشان ہو وہ رامانج کا پیرو یا جینی ہوگا اگر یہ نشان زرد ہو تو پھر ضرور جینی ہوگا۔

(۴) اس علاقہ میں کام کرنے والا مبلغ گوشت خوری۔ دہریت تناسخ کے مسائل سے ضرور واقفیت رکھے۔

(۵) آجکل کے سیاسی خیالات سے ناآشنا نہ ہو کیونکہ اسے جگہ جگہ ان سے بھی سابقہ پڑیگا اور اسے اپنے دینی حکمران (خلیفۃ المسیح) کے ماتحت فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے دنیوی حکمران (شہنشاہ معظم) کی خدمت کا بھی موقعہ ملیگا۔

میں نے محض خدا کے لئے اس خدمت کو بھی کما حقہ ادا کیا ہے۔

۷ جون ۱۹۱۷ء۔ پٹن سے روانہ ہوئے یہاں کی بوہرہ جماعت میں سے اگر کوئی شخص اخلاق سے پیش آیا زرق برق کا لباس پہنکر یہ لوگ مسیح موعود کے غلام کا ہی انتظار کر رہے تھے میرا دل ڈوبنے لگا کہ سبحان اللہ اگر خدا پر یقین ہو تو ڈر کیسا۔ ایک طرف سے چند انگریزی خوانوں کی نگاہیں شوق سے مجھے دیکھ رہی تھیں میں جھٹ اُدھر چلا گیا اور فوراً ادب سے مجھے بٹھا لیا گیا آدھ گھنٹہ سے زائد میرا پیغام سنے شوق سے سنا تمام دعاوی مسیح موعود کو تسلیم کیا جہلاء پر اظہار نفرت کیا میرے ساتھ ہو کر گھر پر چھوڑنے آئے حضرت خلیفۃ المسیح کو خط لکھنے کا وعدہ کیا ایک نوجوان نے تو مجھے تھوڑی دور تک سفر میں پہنچانے کا بھی ارادہ ظاہر کیا یہ سعید روحیں بیعت کے لئے تیار ہیں۔

ٹرین میں سیٹ کا انتظار کرتے ہوئے ایک گجراتی مسلمان سے ملاقات ہوئی۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک گاڑی میں سوار ہے جس میں ۴۰ مسافر ہیں۔ ان میں سے ۳۰ مسافر گجراتی مسلمان ہیں۔ ان کو تبلیغ کی اور مسیح موعود مہدی معہود کے آنے کا پیغام پہنچا دیا حضرت خلیفۃ المسیح کا پتہ دیا۔ دریائے سابرمتی کو عبور کیا اور شام کو احمد آباد ریلوے سٹیشن پر پہنچے ڈاک میں سوار ہوئے۔ احمد آباد کا سٹیشن نہایت شاندار ہے عورتیں آندی میں یورپ سے کم نہیں انسان کی پرستش کرنے کے لئے کھینچنے والی رسیاں بھی موجود ہیں۔ سٹیشن کی شان دیکھکر اور احمد آباد کے نام پر غور کرتے رہے وہ احمد آباد یاد آگیا جس کی نسبت خدا نے محمد ابدہ اللہ منصورہ کے زمانہ میں وعدہ دیا ہے اسیح موعود کے منہ سے کہلوایا ہے ؎

زمین قادیان اب محترم ہے ۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہور حون و نصرت دمبدم ہے ۔ حسد سے دشمنوں کے پُر الم ہے

تو میاں سعید کے ماموں محمد یوسف کے بعد میاں علی محمد خان صاحب ہیں جن کے لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ عالیہ کے علانیہ تسلیم کرنیکی سعادت سے بہرہ ور کرے آمین ثم آمین۔

سٹیشن پر ایک سبیل لگی ہوئی ہے گرمی سخت ہے سبیل پر یہ شعر لکھا ہوا ہے ؎

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی ۔ پیاسا سو سبیل ہے یہ شہید انام کی

میں نے پانی پیا اور بہت دفعہ پیاسا شہید کربلا کو یاد کیا اور اسے یاد کیا جو فرماتا ہے ؎

کربلائے ست سیر ہر آنم ۔ صد حسین است در گریبانم

حسین مظلوم اور اسکے دشمنوں کا خیال کرتے ہوئے وہ مقدس صورت یاد آگئی جس پر جدید فرات کے کنارے سے تیر پھینکے جاتے ہیں۔ اور ایک وجد کے ساتھ یہ شعر پڑھا ؎

جانتا ہے دل تیرا کیسہ پڑتا ہے عدو ۔ کیا تجھے معلوم ہے کس کے جگر پر دل ہوں

اب وہ سواری آگئی جس کی نسبت لکھا ہے کہ وہ لوگوں کو کھا جایا کرے گی۔ سب اس کے پیٹ میں داخل ہو گئے اور عجیب تماشہ یہ دیکھنے میں آیا کہ جس گاڑی میں ہم بیٹھے تھے۔ اس میں سیٹ کا ایس ۵۵۵۵ گرا ہوا تھا اور لکھا تھا ایٹ فورٹی پسنجرس ۵۵۵۵ جس کے معنے ہوئے ۴۰ مسافروں کو کھا لینے کے لئے

گاڑی میں کچھ گجراتی مسلمان تھے۔ ان کو تبلیغ کی

تناسخ کے عقیدہ کی روشنی میں غور سے ملاحظہ فرمائیں" میری تقریر کے بعد میرے عقلمند مخاطب نے تسلیم کیا کہ ماں محدود گوشت خوری بموقعہ یگ ثابت ہوتی ہے اور فرمایا کہ باقی امور پر غور کرونگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاڑی کے چلتے ہی ہم نے ایک طرف کو ایک دوا فروش کی تقریر سنی۔ اور دوسری طرف ایک بڑے موٹے پیٹ والے لالہ کو دیکھا۔ تیسری طرف مرہٹی کا ایک عجیب کرشمہ ملاحظہ کیا ایک لالہ تھے جن کے گلے میں اگلی طرف سوراخ تھا اور وہ اسی سے سانس لیتے تھے۔ دو چاندی کی نالیاں انکے گلے کے راستہ سینہ کی طرف آتاری ہوئی تھیں ایک سال سے وہ اس طرح مصنوعی طور پر سانس لیتے تھے

۸۔ جون ۱۹۱۷ء۔ بمبئی کا قرب ہے پہاڑوں کا سلسلہ اور سمندر کے بازو دکھائی دیتے ہیں۔ ان پر پل بندھے ہوئے ہیں۔ گاڑی ۱۵ میل فی گھنٹہ پل پر سے چلتی ہے۔ ایک پل کی ۶۸ کو ٹھیاں ہیں۔ ایک ہندو جنٹلمین جو رات بھر اوپر تختے پر سوئے ہوئے تھے۔ اب نیچے اتر کر ہمارے پاس آبیٹھے ہیں۔ اسلام اور اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ہندو مرہٹے مرجاں کے اصول کے پابند ہیں۔ اسلام کے مداح ہیں آپکا نام نامی انبا شنی رام تھا۔ پتے تبدیل کئے بمبئی آگئی۔ مصروف دنیا دکھائی دینے لگی۔ گاڑی سے اترے قیامگاہ پر آئے۔

۹۔ جون ۱۹۱۷ء حاجی ۴۰۰ سے زائد اور عرب لوگ ۱۰۰ کے قریب۔ جدہ جانے کے لئے موجود ہیں۔ بعض عربا پانچ پانچ ماہ سے پڑے ہیں۔ جہازوں کی قلت سے کمپنیاں مجبور ہیں۔ 'شجاع' نام جہاز کے متعلق خبر ہے کہ شروع جولائی میں اسباب اور حاجیوں کی محدود تعداد کو لے کر جدہ جائے گا۔

یہ ۹ جون کے خیالات ہیں۔ اسکے بعد یوں ہوا۔ کہ شجاع جہاز کے حاجی پہنچانے کی خبر غلط نکلی۔ اور امسال حج کا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ خاکسار ماسٹر عبدالرحیم۔

**اطلاع** جن اصحاب کی قیمت سالانہ یا ششماہی ختم ہوگئی ہے۔ وہ مہربانی کرکے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں[۱]

# قسمت لکھنؤ کا جھاڑو تارا

## مسیح موعودؑ

انکی قسمت کا ستارا ہوا جھاڑو پیدا + رُخ پُر نور کے پیچھے ہوا گیسو پیدا

ناظرین پر مخفی نہ رہے کہ اڈیٹر صاحب النجم کو جھوٹی فتح سے اپنی شہرت کا خاکہ اڑانا خوب آتا ہے خادم مسیح موعودؑ نے مولوی عبدالشکور صاحب[۱] متوفی کو بارہا دعوت حق نما پہونچائی کہ آپ سلسلہ صادقہ کی نسبت ہم سے تحریری گفتگو فرمائیں لیکن مولوی صاحب کے حوصلہ نے مولوی صاحب کے قدم باہر نکالنے نہ دئے بقول شخصے بیمار کے پاؤں گور ہی میں پھیلے نظر آئے ؎

کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلہ میرے بعد

اس مقدمہ میں اگر آپ حضرات آشنائی بہم پہنچانا چاہتے ہیں تو اخبار الحق مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۲ء جلد ۳ صفحہ ۱۶ اور ۱۷ جنوری ۱۳ء جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۶ اور ۲۸ نومبر ۵۔ دسمبر ۱۳ء جلد ۴ صفحہ ۳ و نیز اخبار الحق ضمیمہ نمبر ۲۴ ۲۴ اکتوبر ۱۳ء کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو مولوی صاحب کا پورا ہول فٹ ہونا ثابت ہو جائے گا۔ مولوی صاحب نے جب دیکھا کہ لکھنؤ میں جماعت احمدیہ کے مارے دال نہیں گلتی تو چند ہوائی چپاتیوں اور ایک مشتاب قلیہ کی خاطر مونگھیر میں جا پہنچے اللہ تعالےٰ کا شکر ہو کہ پروفیسر عبدالماجد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر نے مولوی صاحب کو وہ ناک چنے چبوائے۔ کہ آپکو بھی جیٹھی کا دودھ یاد آگیا۔

آپنے لکھنؤ میں غل مچا رکھا ہے کہ عبدالماجد صاحب مجھ سے گفتگو نہ کرسکے اور نہ وہ یہ ثابت کرسکے کہ وعید توبہ اور رجوع سے ٹلی بھی جاتی ہے مولوی عبدالماجد صاحب نے مرزا صاحب کی تقویت میں جو یونس نبی کی پیشگوئی پیش کی ہے وہ غلط ہے کیونکہ تمام قرآن کریم میں کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی کہ عذاب کا وعدہ توبہ کیا گیا ہو لیکن وہ کسی قدر خوف و توبہ سے ٹل گیا ہو[۲]۔ اس جگہ جواباً عرض ہے کہ تمام قرآن کریم اس تعلیم سے بھرا پڑا ہے کہ اگر توبہ و استغفار قبل نزول عذاب ہو تو وقت نزول عذاب ٹلجاتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ لئن انجینا من ھذہ لنکونن من الشاکرین فلما انجاھم اذا ھم یبغون فی الارض بغیر الحق الجزء اب ظاہر ہے کہ ان آیات کا حاصل مطلب یہی ہے۔ کہ جب بعض گنہگاروں کو ہلاک کرنے کے لئے خدا تعالےٰ اپنے قہری ارادہ سے اس دریا میں صورت طوفان پیدا کرتا ہے جسمیں ان لوگوں کی کشتی ہو۔ تو پھر ان کی تضرع اور رجوع پر ان کو بچا لیتا ہے۔ غرض وقتوں اور میعادوں کا ٹلنا تو ایک سنت اللہ ہے جس سے بجز ایک سخت دل اور جاہل کے اور کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ دیکھو حضرت موسیٰ کو نزول توریت کے واسطے تیس رات کا وعدہ دیا تھا۔ اور کوئی ساتھ شرط نہ تھی۔ مگر وہ وعدہ قائم نہ رہا۔ اور اس پر دس دن اور بڑھائے گئے۔ جس سے بنی اسرائیل گوسالہ کے فتنہ میں پڑے۔ پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہے کہ خدا تعالےٰ نے ایسے وعدہ کی تاریخ بھی ٹال دیتا ہے جس کے ساتھ کسی شرط کی تصریح نہیں کی گئی تو وعید کی تاریخ میں عندالرجوع تاخیر ڈالنا خود کرم میں داخل ہے۔ اکابر صوفیہ کا بھی یہی مذہب ہے دیکھو فیوض الحرمین شاہ ولی اللہ صاحب اور فتوح الغیب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہما اور حدیثیں بھی اس قسم کی بہت ہیں جنکا بیان موجب طول ہے۔

مولوی صاحب متوفی کا یہ فرمانا کہ کوئی تاریخ عذاب یونس کی قوم سے نہیں ٹلی۔ مولوی صاحب افسوس افسوس (۱) فتح البیان (۲) ابن کثیر (۳) معالم کو دیکھو سورہ یونس اخیرہا اور والصافات کی تفسیر پڑھو اور تفسیر کبیر کا صفحہ ۱۸۸ غور و ایمان سے دیکھو۔ تب آپ کو واضح و لائح ہوگا کہ حضرت یونس قطعی طور پر عذاب کے ظہور کو سمجھتے تھے اگر کوئی شرط منجانب اللہ ہوتی

---

[۱] اگر انہوں نے کوئی اطلاع نہ بھیجی تو انکے نام پرچہ وی پی کیا جاوے گا۔ منیجر

[۱] مولوی صاحب متوفی کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ انسان کو خدا زندہ مع جسم کے اپنی گود میں بٹھالے۔

[۲] کتاب بائبل سے باب ۳ آیت ۴ میں لکھا ہے کہ یونہ نبی رنجیدہ ہو کر نکل گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ ابتلا یونس پر کیوں آتا (کبیر) انہم لما لم یومنوا اوعدہم بالعذاب فلما کشف العذاب منہم بعد ما توعدہم خرج منہم مغاضبا یعنی یونس نے اسوقت عذاب کی خبر سنائی جبکہ اس قوم کے ایمان سے نومید ہو چکا۔ پس جبکہ عذاب ان پر سے اٹھایا گیا تو غضبناک ہو کر نکل گیا۔ اسی طرح تفسیر حقانی جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ میں ہے۔ مگر یونس علیہ السلام اس عذاب کے ٹلجانے سے نہایت ناخوش ہوئے کہ میری بات جھوٹی پڑ گئی . . . . . میں اسلئے ترسیں گے بہا گا تہا کہ تو رحیم و کریم غصہ کرنے میں دھیما ہے اب مجھے موت دے۔ پھر اسی طرح تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۱۵۱ میں ہے کہ یونس علیہ السلام چالیس دن کے بعد . . . جب شہر کے قریب پہنچے اور یہ حال دیکھا تو انہیں نہایت رنج ہوا کہ میں نے تو انہیں عذاب سے ڈرایا تہا اور عذاب رحمت سے بدل گیا اب اگر اس شہر میں جاؤں گا تو ضرور مجھے جھوٹا کہینگے۔ ان تفسیروں سے اصل حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اول یونس نے اس قوم کے ایمان کے لئے بہت کوشش کی اور جبکہ کوشش بے سود معلوم ہوئی تو انہوں نے خدا تعالیٰ کی وحی سے عذاب کا وعدہ دیا جو تین دن کے بعد نازل ہوگا۔ غرض عذاب کی پیشگوئی بلا شرط تہی۔ اور یہی آخری قول مفسرین اور ابن مسعود اور حسن اور شعبی اور سعید بن جبیر اور احمد و شہاب کا ہے۔

پرواز دیگر ان ذنبہ یعنی ذنب یونس کان لان اللہ تعالیٰ وعدہ انزال الاھلاک بقومہ الذین کذبوہ فظن انہ نازل لا محالۃ فلما جل ھذا الظن لم یصبر علی دعاءہم فکان الواجب علیہم ان یستمر علی الدعاء لجواز ان لا یھلکھم اللہ بالعذاب دیکھو تفسیر کبیر صفحہ ۱۶۴ یعنی یونس کا گناہ تہا کہ اسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ ملا تہا کہ اسکی قوم پر ہلاکت نازل ہوگی کیونکہ انہوں نے تکذیب کی پس یونس نے سمجھا ایسا کہ یہ عذاب موت قطعی اور اٹل ہے اور ضرور نازل ہوگا۔ اسی ظن سے وہ دعا ہدایت پر صبر نہ کر سکا اور واجب تہا کہ دعا ہدایت کئے جاتا کیونکہ جائز تہا کہ خدا وعا ہدایت قبول کرلے اور ہلاک نہ کرے۔ اب فرمائیے مولوی صاحب کیسی صفائی سے ثابت ہو گیا کہ یونس نبی وعدۂ ہلاک کو قطعی سمجھا تہا اور یہی اس کے ابتلاء کا موجب ہوا کہ تاریخ موت ٹل گئی۔ اور اگر اب بھی حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر آپ کی نظر ہے تو اور لو دیکھو امام سیوطی در منثور میں سورہ انبیاء قال اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس قال لما دعا یونس علی قومہ اوحی اللہ الیہ ان العذاب یصبحھم (ترجمہ) یعنی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جبکہ یونس نے اپنی قوم پر بد دعا کی تو خدا تعالیٰ نے اسکی طرف وحی بھیجی کہ صبح ہوتی ہی عذاب نازل کرونگا پس جبکہ قوم نے عذاب کے آثار دیکھے تو خدا تعالیٰ کی طرف تضرع کیا اور عورتیں اور بچے روئے اور اونٹنیوں نے دس بارہ سمیت اور گایوں نے ان کے بچھڑوں سمیت اور بھیڑ بکری نے ان کے برغالوں سمیت خوف کہا کر شور مچایا پس خدا تعالیٰ نے انپر رحم کیا اور عذاب کو ٹال دیا اور یونس غضبناک ہوا کہ مجھے تو عذاب کا وعدہ دیا گیا تہا۔ یہ قطعی وعدہ کیوں خلاف واقعہ نکلا پس یہی اس آیت کے معنے ہیں کہ یونس غضبناک ہوا کہ اسکے منہ سے کذب نکل گیا یعنے مجھ پر کیوں ایسی وحی نازل کی جس کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ اسی طرح ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے یہ حدیث لکھی ہے جس کا آخری حصہ یہ ہے نقال یونس عند ذلک لا ارجع الیھم کذابا وقد مضی علی وجھہ یعنی جب یونس کو یہ معلوم ہو گیا کہ قوم سے عذاب موعودہ ٹل گیا تو یونس نے کہا کہ جب ان سے عذاب ٹل گیا تو ان کی طرف کذاب کہلا کر نہیں جاؤنگا۔ تو وہ تکذیب سے ڈر کر ملک سے نکل گیا۔

اب فرمائیے کچھ تسلی ہوئی یا کچھ کسر ہے ظاہر ہے کہ اگر وحی قطعی عذاب کی نہ ہوتی اور کوئی دوسرا پہلو ایمان لانے کا قوم کو بتلایا ہوتا تو وہ میدان میں ایسی دردناک صورت ایسی نہ بناتے۔ بلکہ شرط کے ایفاء پر عذاب ٹلجانے کے وعدہ پر مطمئن ہوتے ایسا ہی اگر حضرت یونس کو خدا کی طرف سے علم ہوتا کہ ایمان لانے سے عذاب ٹلجائیگا۔ تو وہ کیوں کہتے کہ اب میں قوم کی طرف نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں ان کی نظر میں کذاب ٹھہر چکا ہوں۔ جبکہ وہ سن چکے تھے کہ قوم نے توبہ کی اور ایمان لے آئے پس اگر یہ شرط بہی ان کی وحی میں داخل ہوتی۔ تو ان کو خوش ہونا چاہیئے تہا کہ پیشگوئی پوری ہوئی نہ یہ کہ وہ وطن چھوڑ کر ایک بہاری مصیبت میں اپنے تئیں ڈال لیتے مولوی عبدالشکور یا دیگر علماء خواہ وہ لکھنؤ کے فرنگی محل کے ہوں۔ یا مراد آباد کی شاہی مسجد کے یا دیگر اطراف کے ان کو سید نا مرزا غلام احمد مسیح موعود پر کوئی حق حاصل نہ ہوگا کہ ان کی کسی پیشگوئی پر طبع زاد اعتراض فرمائیں۔ البتہ پیشگوئی کے معیار و قانون کے اندر ہم سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ وہ اگر ناحق کی ضد اور قانون و عہد اور انذار اور تخویف کے خلاف اگر کوئی اعتراض ہوگا تو جو حکم یونس پر نافذ ہوگا۔ اس کے ماتحت مسیح موعود سمجھے جائینگے۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے کہ مولوی عبدالشکور صاحب ایک قسم اپنی شائع فرمائیں اور آمین یہ مسطور فرمائیں کہ مجھکو اس قادر قہار کی قسم ہے۔ جس کے قبضہ میں کائنات عالم کی باگ ہے یہ سنت اللہ نہیں ہے کہ وہ وعید کو توبہ و استغفار سے ٹال دیتا ہے۔ اور یونس نبی کی پیشگوئی اگر قوم کی زاری و بکا سے ٹلی ہو۔ تو اے پروردگار تو میرے مال اور اولاد پر ایک ایسا قہر نازل کر جسکی نظیر دنیا میں پیدا نہ ہو۔ تا میں ان کے غم سے ٹاٹ کے کپڑے پہنکر شہر کے کنارہ پر دیوانہ کی طرح بیٹھا رہوں۔ آمین اور اگر ایسی قسم مولوی صاحب نے نہیں شائع فرمائی تو میری طرف سے ایک ہزار لعنت اس شخص پر ہے جو خدا کے ساتھ ٹھٹھی کرتا ہے اور مسیح موعود پر طعن کا دروازہ کھولتا ہے ؎

در دو صد سے بڑھ گیا سن نے مرے پروردگار + گو نہیں مقبول میں تو تو ہے آمید گار

تیرے مرسل کو بلا کہتے ہیں اے قادر خدا + چلتی ہیں ان کی زبانیں چھریوں سی بار بار

جس نے مجھکو دکھ دیا پاٹر کہ وہ عبدالشکور + کافر دجال کہتا ہے نبی کو بار بار

قول نبی کو حکم ہم سب کے سب ہیں مانتے + وہ ہوا قصہ پرانا ہے یہ اک اقرار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تو اسکے واسطے روتا ہوں یہ کہکے خیال ۔ جائیگا کس منہ سے تری سامنے روز شمار
کرچکا ہوں جان و دل قربان میرا دعوٰی ہوا ۔ تو بھی تلا کسطرح سے میرا کرے گا وہ پیار
منتظر ہوں فیصلہ کا اے مرے قادر خدا ۔ ضبط ہو سکتا نہیں مجھ سے کروں گو میں بکا

امیرزادہ حسام الدین ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ بعجلہ بشیر ترقی گنج بہرائچ

# نامۂ تعاونی

بخدمت

## علماء مراد آبادی

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر لکھتا ہوں کہ میں آپ لوگوں کے لئے اسی طرح دلگیر ہوں جس طرح ایک شفیق ماں اپنے بیمار بچے کی صحت و قیام کی خاطر بے چین اور مضطر رہتی ہے میں تمہیں گلے لگاتا ہوں۔ لیکن تم میرا سر کچلتے ہو میں تمہیں ہم آغوش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن تم مجھے پائمال کرتے ہو۔ میں تمہیں چشمۂ معرفت سے سیراب کرنا چاہتا ہوں۔ پر تم مجھے چاہ ضلالت میں دھکیلتے ہو۔ اے یعقوب کے فرزند و! تم اپنے بھائی سے کیوں کنارہ کش ہو۔ خدارا سوچو کیا؟ صرف اس کہنے پر کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اقتدوا بالناس صلیہم ولھم فی غفلۃ معرضون (الجزو ۱۷) یہی وہ زمانہ ہے جسمیں مولا کریم نے اپنے دوبارہ آنے کی تہنیت و آخرین منہم لما یلحقوا بہم سے آشکارا فرما کر نزول ثانی کی حیثیت کو یوں درخشاں فرمایا۔ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ ایک فرد کامل امت محمدیہ میں فارسی نسل سے ایسا مبعوث ہوگا کہ گویا خود محمد ہی ہوگا۔ یعنی بوجہ اشد مشابہت کے نبی کریم اور مسیح موعود میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ بلکہ وہ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا۔ جیسے لوہا آگ کی اشدیت سے خود آگ ہو جاتا ہے اسی طرح آپ کا نقشہ ہوگا۔ یعنی وہ آنے والا محمد کی چادر اوڑھے ہوگا۔ اور اسی کا نام ابن مریم رکھا اور اسکی شناخت کے لئے اسکے کام بھی ظاہر فرماوے کیونکہ ہر فاعل اپنے فعل سے قوی یا ضعیف مانا جاتا ہے

اب آپ خیال فرمائیں کہ آنے والے مسیح موعود نے لوگوں کو اپنی ایک پیشگوئی کو سنا کر کہا کہ اے اولاد آدم کی استغفار اور توبہ کرو۔ ایک قہر آتا ہے جس سے چرند و پرند بھی باہر نہ رہینگے اور ایشیا اور یورپ اور جزائر کے رہنے والوں پر سخت تباہی آئے گی کوئی مصنوعی خدا انکی مدد نہ کر سکے گا حتی کہ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار۔ اسی طرح پنڈت لیکھرام اور مسیر ڈوئی امریکن کے واقعات ہیں۔ اسکے آگے سورج گرہن اور چاند گرہن نے بموجب ارشاد رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر گواہی دیدی۔ پس پھل اپنے درخت کی خوبی کو ظاہر کرتا ہے اگر آنے والا جھوٹا ہوتا تو خدا بموجب قانون کے اسی کی رگ جان کاٹ دیتا۔

جو لوگ ابن مریم کے نام سے دھوکا کھاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ نبی کریم صلعم نے تو اس الہام کا یوں تصفیہ فرمایا۔ کہ اگر عیسٰے و موسٰی زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے۔ اس حدیث نبوی سے صاف معلوم ہو گیا۔ کہ آنے والا مسیح ابن مریم امامکم منکم یعنے تم ہی میں سے ہے پس میرے تمہارے درمیان صرف یہ فرق ہے کہ میں کہتا ہوں کہ نبی کریم کی اتباع سے انسان مراتب نبوت یعنی کثرت مکالمہ کو پالیتا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ چاہے کیسا ہی عرفان مومن کو حاصل ہو مگر نہ اس پر وحی ہو سکتی نہ خدا اس پر اظہار علی الغیب کرتا ہے بلکہ وہ معمولی ولی کے درجہ کے سوا کچھ نہیں پا سکتا۔

اب میں مسجد شاہی کے علماء اور آریہ سماجی اور عیسائیوں کو مژدہ دیتا ہوں کہ اگر وہ مسیح موعود اور تعلیم اسلام کی بابت کچھ شک میں ہوں تو وہ صاحب گورنمنٹ اسکول کے چوراہے پر مسجد انعام اللہ صاحب کی دوکان پر تشریف لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اسلام کی طرف سے وکالت کرونگا اسجگہ خصوصاً شاہی مسجد مراد آباد کے علماء کرام مولوی قدرت اللہ و مولوی فخر الدین و مولوی محمد حسن صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ہمارے مضمون کی طرف توجہ فرمائینگے +

حسام الدین ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ حال وارد مراد آباد ریلوے اسٹیشن

# عبدالمجید دریاپوری کی غلط فہمی

سچ ہے کہ جب انسان ضد و تعصب میں حد سے بڑھ جاتا ہے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے اور وہ اندھوں کی طرح ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے پر کچھ بھی نہیں بن پڑتا۔ اور وہ آخرکار ضلالت کے گہرے کوئیں میں جا پڑتا ہے اور ہمیشہ کے لئے حسرت اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔ اسی واسطے نبی کریم نے فرمایا ہے احبب حبیبک ھونا ما عسٰی ان یکون بغیضک یوما ما و ابغض بغیضک ھونا ما عسٰی ان لا یکون حبیبک یوما ما یعنے انسان کو چاہیئے کہ جب وہ کسی سے محبت کرے تو اسقدر اسکی محبت میں غلو نہ ہو جائے کہ اس کا محبوب جو کچھ کہدے وہ قبول کرلے اور یہ نہ دیکھے کہ آیا وہ میری بھلائی کے لئے کہہ رہا ہے یا برائی کے لئے۔ آیا وہ محبوب اس کو کسی محفوظ جگہ میں لیجا رہا ہے یا وہ چاہ ضلالت میں دھکیلنے کے لئے۔ عبدالمجید دریاپوری ان دو باتوں کے مخالف ہیں وہ مولوی ثناء اللہ کے عاشق ہیں اور عشق میں اسقدر بڑھ گئے ہیں کہ ان کو اسوقت تک پتہ نہیں کہ وہ ان کو کدھر کھینچے لئے جا رہا ہے اور دوسری طرف وہ سلسلہ عالیہ کے سخت مخالف ہیں کہ ان کی عقل ماری گئی ہے اور ان میں حق و باطل کی تمیز بالکل نہیں رہی باوجود فرق بین دیکھنے کے اور آئے دن تازہ تبازہ نشانات دیکھنے کے ابھی تک وہ مولوی ثناء اللہ کی کا سلام بھیج رہے ہیں اور اس کو باعث فخر سمجھتے ہیں ضد و تعصب میں آکر پہلے پہل تو انہوں نے احمدیوں کو گالیاں دینی شروع کر دی تھیں۔ اور اب یہ طریق اختیار کیا ہے کہ پرکھ و فریب مضامین لکھکر اور دروغ بیانی سے کام لیکر مولوی ثناء اللہ کو خوش اور احمدیوں کے ایذا رسانی کے درپے ہو رہے ہیں پہلے بھی ایک مضمون لکھا تھا جس کا جواب برجستہ سن کر چپ کے چپ رہ گئے اور بار دیگر اس کا نام بھی نہ لیا۔ اب کہ مضمون میں لکھتے لکھتے یہ فقرہ بھی لکھدیا ہے کہ "اسی مقام سنگڑہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مرزائی جماعت کے سربرآوردہ نے یہ طریق اختیار کی ہے کہ جب کسی ممکن مخالف مرزا کو کسی مرض شدید میں مبتلا پاتے ہیں تو بسبب مرض مخالفت مرزا قرار دے کر ساعی رہتے ہیں کہ کسی طرح اس سے مرزا کی نبوت وغیرہ منوا کر اسکے ایمان و اسلام کو غارت کریں" اسکے بعد انہوں نے دو مثالیں بیان کی ہیں۔ اسکے جواب میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایک شخص جو بالکل تندرست اور ہٹا کٹا ہو۔ اور وہ مخالفت سے پہلے بڑی پرلذت و پرعیش زندگی بسر کرتا ہو۔ اور اس نے جونہی مخالفت شروع کردی ہو۔ تو یکایک اسکی زندگی کی کایا پلٹ گئی ہو۔ اور دیکھتے دیکھتے وہ خود تہ خاک ہو گیا ہو۔ وہ رعب و داب جو پہلے تھے سب کچھ نیست و نابود ہو گئے ہوں اور جتنے احمدی اس کے پنجۂ عذاب میں گرفتار ہوں۔ ان کو اس کے مرنے کے بعد یکایک نجات حاصل ہو گئی ہو۔ تو ایسے شخص کی موت کو یا ایسے شخص کے مرض مہلک کو ہم سوائے اسکے کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہ بلا اسکی مخالفت کے ثمرہ میں اسکو لاحق ہوئی ہے اگر کہو کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم احمدیوں کو مرتے دیکھتے ہیں اور مرض شدید میں گرفتار دیکھتے ہیں تو ماننا پڑے گا کہ سراقہ کا گھوڑے سمیت ریت میں پھنس جانا یہ نبی کریم کی صداقت نہیں ہو سکتا۔ اور کسریٰ کا قتل ہونا نبی کریم کی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اکثر بادشاہ قتل کئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی نبی کریم کا تمام قبائل عرب پر غالب آجانا آپکی صداقت کی دلیل نہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ لڑائیوں میں سلطنتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے قائمقام دوسری سلطنتیں حکمران ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی صحابہ کا میدان جنگ میں شہید ہو جانا نعوذ باللہ نبی کریم کی صداقت کا مانع ہے وغیرہ وغیرہ

ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ ہر ایک بات کے لئے محل و موقعہ ہوتا ہے جس طرح مرجانا ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور موت کے ذرائع بھی لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ ہر ایک شخص ابوجہل جیسا نبیوں کا جانی دشمن ہو۔ اور مخالفت کے بعد اس کو مصائب و دکھوں کا منہ دیکھنا پڑا ہو تو ہم کہینگے کہ یہ مصائب اسکی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ دانش الدین نے جب تک اپنی زبان کو روکے رکھا اور مخالفت میں حصہ نہ لیا تو خدائے رحیم نے اس کو ڈھیل دی۔ اور اسکو مصائب سے بچاتا رہا۔ لیکن جب اسکی زبان کی تیز چھری مسیح موعود کی شان کے خلاف چلائی گئی تو خدائے غیور نے اسے پکڑا اور خوب پکڑا۔ اور تین مہینہ کے اندر ہی اندر اسکو ہلاک کر کے قصہ پاک کیا۔ اور احمدیوں کو نجات دی۔ دانش الدین کا فوت ہونا مخالفت کے بعد یہ مسیح موعود کی صداقت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟

اب آپ اس کے جانشین بنے ہیں اور روز بروز شوخی و شرارت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو معلوم خدا آپ کے ساتھ کیا سلوک کریگا۔ اب بھی وقت ہے آپ سنبھل جائیں اور عبرت پکڑیں۔ اور مسیح موعود کے اس ضدائی الہام سے فائدہ اٹھائیں وہ یہ ہے کہ انی مھین من اراد اھانتک وانی مھین من اراد اھانتک

خاکسار سید محمد احمد کشکی۔ حال قادیانی طالبعلم مدرسہ احمدیہ

# اذا حدث کذب

اخبار پیغام ہماری فتح مقدمہ پر حسرت کھاتے ہوئے یوں رقمطراز ہے۔ "الفضل نے تو احمدیت سے ہمارا واقعات مقدمہ کو نقل کرنا قرآن کریم کے حکم ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا کے برخلاف ٹھہرایا ہے وہ ہمیں بتائے کہ کس معنوں میں یہ آیت اسنے ہمیں سنائی ہے کہ ثناء اللہ بھی فاسق ہے اور ہم بھی فاسق (جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے) تو فاسق کو فاسق کے بیان لینے میں کیا قباحت لازم آئی (واقعی پیسہ ہے۔ فاسق اگر سارے قرآن کریم کے احکام پر عمل نہ کرے صرف کلمہ گو ہو۔ تو اس کے فسق میں کوئی قبح واقعہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ احکام الٰہی سے انکار کر کے مسلم بنتا جاتا ہے۔ افسوس! افسوس!!!) فاروق کو بڑا فخر ہے کہ مولوی سرور شاہ اور میر اسحاق نے کھلم کھلا عدالت میں نبوت مسیح موعود اور کفر کا اقرار کیا کاش! اسمیں اسقدر شرم و حیا باقی ہوتی کہ مولوی سرور شاہ کے متضاد بیانات کو پڑھکر چلو بھر پانی میں ڈوب مرتا غیر احمدی مسلمان ہیں بھی اور نہیں بھی ہیں" (یہ الفاظ احمدیت میں نہیں ہیں) یہ فقرات کس لئے تجویز کئے (عرف اور حقیقت کو سمجھانے کے لئے) کیوں صاف نہ کہدیا کہ کل مسلمان جنھوں نے مسیح موعود کی بیعت نہیں کی کافر ہیں (اخبار احمدیت جو تمہارا اصل اور جس کے تم ناقل ہو اسمیں یہ الفاظ لکھے ہیں) پیغام ۲۰ مئی ۱۷ء ناظرین کرام کو معلوم ہوگا۔ کہ مینے عرصہ سے پیغامیوں کو مخاطب کرنا ہی چھوڑ دیا ہوا ہے جس کی وجہ صرف یہی ہے کہ یہ لوگ گالیوں پر اتر آئے ہیں۔ آنکھ کان رکھتے ہوئے صداقت کو دیکھ سن نہیں سکتے۔ حکیم شاہنواز صاحب جو غیر مبایعین میں ایک ہی عالم مانے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ میرا تحریری مباحثہ نبوت مسیح موعود پر از روئے قرآن و حدیث ہوا۔ اور میرا آخری پرچہ عرصہ ایک سال سے زائد ہو گیا کہ چھپ بھی چکا ہے مگر انہوں نے تا ہنوز اسکا جواب مجھے نہیں بھیجا۔ پھر ڈاکٹر بشارت احمد سے کمیل پور میں گفتگو ہونے پر انہوں نے برسر بازار مجھے گالیاں نکالیں۔ خود ان کے داماد صاحب سے مینے دریافت کیا کہ خلیفہ کے وقت اختلاف کا ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا سلف صالحین کا نمونہ طرفین کے پاس ہونا چاہیئے۔ چنانچہ آپ حضرت علی رضہ کو جو اہلبیت میں سے تھے خلیفہ برحق مانتے ہیں۔ اور انکے وقت اختلاف بھی ہوا۔ ہمارے پاس تو حضرت علی رضہ کا نمونہ موجود ہے اور ہم اصحاب علی ہوئے مگر آپ کے پاس جن اشخاص کا نمونہ موجود ہے وہ کون تھے اس پر جو جواب امیر قوم منکرین نبوت مسیح موعود نے دیا تھا وہ ان کی موجودہ حیثیت کے بھی بالکل برخلاف تھا الغرض جب کبھی ان لوگوں سے بھی مجھے کلام کرنیکا موقعہ بنا ہے مینے تو ان سے گالی گلوچ ہی سنی ہیں

اور طرفہ یہ کہ اہلبیت کو گالی نکالتے ہیں جتنا جتنا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جس چیز کو ہے اتنی ہی عداوت یہ لوگ اس چیز سے کرتے ہیں۔ اس واسطے بہت عرصہ سے میں نے ان کو کبھی مخاطب نہیں کیا اور اس وقت بھی مجھے اضطراراً خطاب کرنا پڑا ہے کیونکہ یہ واقعہ امرتسر سے تعلق رکھتا ہے۔

لہذا اسوقت بھی میں اس عبارت محولہ پیغامی پر کچھ زیادہ نہیں لکھونگا (گو انہوں نے اپنے آپکو فاسق مان کر آیت کی خلاف ورزی سے بچنے کی رائگاں کوشش کرنی چاہی ہے) کیونکہ پھر مجھے گالی ہی سننے کا ان کی طرف سے اندیشہ ہے اور وہ بھی معذور ہیں صرف ایڈیٹر پیغام کو اتنی عرض کرنی ہے کہ کبھی تو سچ بھی لکھا کرو۔ جب لکھو گے جھوٹ کو ختم کر کے چھوڑو گے دیکھئے آپنے لکھا ہے کہ مولوی سرور شاہ صاحب کی شہادت ہمنے اخبار اہلحدیث سے نقل کی ہے چنانچہ آپکے یہ الفاظ ہیں "الفضل نے تو اہلحدیث سے ہمارا واقعات مقدمہ کو نقل کرنا" الخ مگر افسوس کہ اہلحدیث کے بالکل برعکس آپنے لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اگر خدا کا خوف نہیں رہا۔ تو پبلک میں بے اعتباری کا خیال بھی اڑ گیا ہے کیونکہ آپنے لکھا ہے کہ مولوی سرور شاہ نے کیوں صاف نہ کہدیا کہ کل مسلمان جنہوں نے مسیح موعود کی بیعت نہیں کی کافر ہیں" اب اپنے بھائی اہلحدیث کی شہادت جس کے آپ ناقل ہیں سنیئے (گو ہمنے یہی پوری تشریح سے ہماری شہادت نہیں لکھی) مولوی سرور شاہ نے کہا "مجھ مرزا غلام احمد کو نہیں مانتے ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں" اہلحدیث ۸ مئی مگر پھر بھی حسن ظنی سے کام لیکر کہتے ہیں کہ ایڈیٹر پیغام کی اہلحدیث دیکھتے وقت یا کم از کم شہادت کا موقعہ دیکھنے کے لئے آنکھیں دکھتی ہونگی۔ ورنہ ایسا مفید جھوٹ نہ لکھتے امید کہ آئندہ احتیاط سے لکھا کرینگے اور بجائے چلو بھر پانی میں ڈوبنے کے عرق ندامت میں ہی غرق ہو جائیں گے۔

محمد ابراہیم بقاپوری

# ڈیرہ غازیخان میں
## ابن خضر جو کی گئی
نمبر ۲
گذشتہ سے پیوستہ

اپنی تقریر میں مولوی ثناء اللہ نے بیان کیا کہ سچے نبی کی پیشگوئی انہی الفاظ میں پوری ہوا کرتی ہے جنمیں نبی بیان فرماتے ہیں ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوتی۔ اور مثال کے طور پر کہا کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ جنگ بدر میں فلاں جگہ فلاں کافر مریگا۔ اور فلاں جگہ فلاں۔ چنانچہ ایک صحابی کی روایت ہے کہ جس جس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر نشان لگایا تھا وہاں ہی وہ کفار قتل ہوئے ایک بالشت کا بھی فرق نہ پایا گیا۔ پیشگوئی کے پورا ہونیکا یہ معیار قائم کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور بتلایا کہ چونکہ یہ پیشگوئیاں ہو بہو انہی الفاظ میں پوری نہیں ہوئیں اسلئے مرزا صاحب اپنے دعوے میں صادق نہیں ہو سکتے۔ اور ایسے موقعہ پر تمسخر کے طور کہدیتا کہ چونکہ یہ پیشگوئی غلط نکلی اسلئے مرزا صاحب ہیرنگ واپس معلوم ہوتا ہے کہ امرتسری منکر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان نہیں ہے اور اپنے اصول کے مطابق ان کو بھی ہیرنگ واپس ہی کہیگا کیونکہ کون نہیں جانتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں مجھے دی گئیں ہیں۔ حالانکہ کوئی چابیاں آپکو نہ دی گئیں بلکہ یہ پیشگوئی حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر پوری ہوئی۔ اسی طرح آپنے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ میرے وصال کے بعد تم میں سے مجھے سب سے پہلے ملنے والی وہ ہوگی۔ جس کے ہاتھ لمبے ہوں مگر پہلی فوت ہونے والی وہ نہ تھی جس کے ہاتھ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناپنے سے سب سے لمبے نکلے تھے اور قرار پایا تھا کہ وہی پہلے فوت ہوگی اسکے علاوہ الہی ارشاد کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے حج کی نیت سے صحابہ کرام کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے مگر راستہ میں حدیبیہ کے مقام پر کفار نے آپکو روک لیا اور بغیر حج کر نیکے آپکو واپس آنا پڑا۔ حتی کہ حضرت فاروق جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی اس بارہ میں ابتلا پیش آیا۔ اس واقعہ پر تو ضرور امرتسری مکذب اپنا پسندیدہ مقولہ ہیرنگ واپس" بڑی گرمجوشی سے پشت کر دکھائیگا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بمعہ صحابہ کرام کے حج کے ارادہ سے روانہ ہونا اور راستہ سے کفار کے روک دینے پر بغیر حج کئے واپس لوٹ آنا ایک طرف اور "ہیرنگ واپس" دوسری طرف رکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امرتسری مکذب کے لئے یہ مقولہ دراصل اسی واقعہ کے لئے تجویز کیا ہوگا۔

(رپورٹر)


# بہار زندگی مفت

اس پرچہ میں کئی بیماریوں کا علاج درج ہے مثلاً اٹھڑا کا علاج اس کی پیدائش کا بیان اولاد کیوں نہیں ہوتی۔ بچہ سال یا دو سال کا ہو کر کیوں مرجاتا ہے۔ اسقاط حمل کا علاج ضعف و کمزوری کا علاج۔ دمہ کھانسی۔ بخار۔ دق۔ اختلاج قلب کا علاج۔ درد نکس درد کمر کا علاج بچوں کی اور مستورات کی تمام بیماریوں کا علاج صرف دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالو۔

**مرگنگ** یہ اصل سونے کے رنگ کا ہے دمہ کھانسی۔ درد کمر۔ بخار۔ دم چڑھنا دق۔ کثرت حیض۔ درد سے حیض آنا۔ کم حیض آنا حمل نہ رہتا ہو۔ رنگ زرد ہو۔ ان سب بیماریوں کا یہ مرگنگ مفید ہے۔ قیمت فیتولہ ۱۰ر چھ خوراک ایک روپیہ نمونہ کے لئے ۸ر جلد منگا کر فائدہ اٹھاؤ۔

المشتہر۔ رحمت اللہ دوائی خانہ حمادی بگا کلاں۔ ضلع امرتسر۔ ڈاکخانہ امرتسر


Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلاصہ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## (۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد کلاں)

اللہ ہر جنس کے الٰہ کی نفی کرتا ہے اماورائے نفسی ہو خواہ آفاقی۔ اس جماعت کو اس بات سے خوش ہو جانا چاہیئے کہ ہم پتھروں کے آگے سجدہ نہیں کرتے بلکہ اُن بتوں سے بچنا چاہیئے جن کو بغل میں لئے پھرتے ہیں زیادہ ضرر انہی بتوں کا ہے ظاہری بتوں سے تو بہو سماج وغیرہ بھی بچتے ہیں بغل بُت بہت باریک کیڑے ہیں جو بغیر معرفت الٰہی کی خوردبین کے نظر نہیں آتے جبتک ان بتوں کا قلع قمع نہ ہو تب تک توحید کامل نہیں ہوتی۔

نماز کی حقیقت وہی سمجھتا ہے جس کو اس عالم سے حصہ ہے جہاں سے نماز آئی ہے ورنہ نیچری فرقہ جو اس عالم سے حصہ نہیں کہتا نماز کو کم کرنا چاہتا ہے۔ نماز درحقیقت ایک دعا ہے صلوٰۃ اسلئے اس کا نام ہے کہ اسمیں سوزش اور گدازش ہے اور تضرع اور ابتہال ہے نماز کے پانچ وقت انسان کی پانچ حالتوں کی طرف اشارہ ہے ظہر کا وقت زوال کا وقت ہے یعنی جب عین خوشی کی حالت میں وارنٹ نکلتا ہے اور عیش کا زوال شروع ہوتا ہے عصر کا وقت کچہری میں طلب ہونے کا یعنی ذرا زیادہ تاریکی مغرب کا وقت آخری حکم سنانے کا سزائے قید کا۔ عشاء کا وقت جیل میں پڑنے کا صبح کا وقت پھر خدا تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا اور قید خانہ سے رہائی کا مصیبت کے وقت سب سے پہلے اللہ کا خیال آنا چاہیئے۔ (پھر دعا کے بعد اسکے حکم سے اور اسکی سنت اور عادت کی پیروی میں اسباب کی طرف توجہ کرنا)

ہماری جماعت میں بہت سے ایسے چھپے ہوئے ہیں جو بات بات پر خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور طرح طرح کے پیرایوں میں اللہ تعالےٰ پر اعتراض کرتے ہیں خطوط اکثر اولاد کی خواہش کے آتے ہیں کیا میں لوگوں کو اولاد دینے کے لئے آیا ہوں۔ مومن پورا مومن جب ہے جبکہ باوجود اولاد کے بے اولاد ہو۔ اور باوجود مال کے بے مال اور فقیر ہو۔ یہ ہمارا سلسلہ شرطی بیعت پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلنا اور اپنی مرضی کو چھوڑنا ہے اسلام ایک موت ہے اپنے آپکو بالکل فنا کرنا پڑتا ہے پھر ایک نئی پاک عمدہ زندگی ملتی ہے گناہوں سے انسان خود پاک نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ پاک کرتا ہے نبی کو بھیجکر نبی کے آنے سے پہلے خزاں کا موسم ہوتا ہے اور نبی کا آنا بہار کا موسم ہوتا ہے دنیا کو گناہ سے پاک کرنیکے لئے رسول آیا کرتا ہے آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے سب سے بڑی خزاں نہی اور عالمگیر خزاں تھی بُت پرستی اور طرح طرح کی ناپاکیاں ہوتی تھیں دیا نند کہتا ہے۔ کہ اُس وقت اس آریہ ورت ہندوستان میں بھی بُت پرستی کا سخت زور تھا۔ عرب میں بھی سخت سخت فساد اور خرابیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے جو قرآن شریف میں فساد گنے ہیں وہ بے فائدہ نہیں بلکہ اسلئے کہ نبی کی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے خزاں کا موسم کیفیت کے رُو سے بھی اور کمیت کے رو سے بھی سخت تھا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ایسا زمانہ بہار کا پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ عیسائی اور یہود یا کے پاس کتب سماوی بھی تھیں۔ لیکن ان کے اندر نبی نہ تھا۔ لہٰذا صرف کتابوں سے ہدایت نہ پا سکے اور صدا سال اسی طرح کی حالت میں رہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے تھوڑے ہی برسوں میں ہی صحابہ رضؓ فرشتے بنگئے اسلئے کہ نبی کا زمانہ بہار کا موسم ہوتا ہے نبی کے بعد خزاں شروع ہوتے ہوتے دوسرے نبی کی بعثت تک پوری اور سخت خزاں دنیا پر چھا جاتی ہے پھر اللہ تعالےٰ رحم فرما کر دوسرا رسول بھیجتا ہے۔ تا کہ دنیا کو گناہ سے پاک کرے۔ چنانچہ اب اس زمانہ سے پہلے خزاں کا سخت دور تھا اب بہار کا موسم ہے اس جماعت کو چاہیئے کہ توحید اختیار کریں اور شرک سے بچیں۔ نماز ایک دعا ہے قیام میں جب زیادہ خشوع خضوع ہوتا ہے۔ تب آدمی جھک جاتا ہے پھر جب خشوع خضوع اور زیادہ ہو جاتا ہے تو سجدہ میں گر پڑتا ہے جو انتہائی درجہ کی عاجزی اور خاکساری کی نشانی ہے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جب کوئی مصیبت آئے۔ تو فوراً وضو کر کے نماز پڑھنے میں لگ جائیں۔

نماز کے بعد صوم ہے

صوم کے بعد حج ہے طواف کعبہ عشاق الٰہی کی نشانی ہے اور احرام یعنے صرف ایک کپڑے کا ہونا اس سے مراد ہے کہ اور سب دنیاوی کپڑوں کو اتار دو۔ اور عشق الٰہی کی چادر پہن لو۔

میرا کہنا تو صرف کہنا ہے توفیق دینے والا اللہ تعالےٰ ہے (اور اللہ تعالےٰ ضرور ایک جماعت بنائیگا اس کے بعد بہار لائیگا جیسا کہ فرماتا ہے اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا)

ہماری جماعت میں بعض لوگ۔ کشف کرامات اور روحانی سیروں میں لگے ہوئے ہیں۔ یا اسکے طالب ہیں یہ جب جائز ہو سکتا ہے۔ جبکہ تزکیہ نفس حاصل ہو جائے سچی خوابیں تو بعض بدمعاشوں کو بھی آجاتی ہیں۔ بیمار کو چاہیئے کہ پہلے اپنی مہلک بیماری کا علاج کرائے نہ یہ کہ ڈاکٹر کو کہے کہ مجھے کوئی ناول پڑھنے کو دیدو۔ پہلے میں وہ پڑھ لوں پھر علاج کراؤنگا۔ اس طرح تو وہ بیمار دو گھنٹہ میں مرجاتا ہے۔ علاج کا وقت کب آئے گا۔ کشف و کرامات صرف ایک روحانی سیر ہے۔ تزکیہ نفس کے بعد بیشمار برکات اس بندے پر نازل ہوتے ہیں اور اسلام لانا اور ایمان لانا کسی دنیاوی غرض کے لئے نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کشف و کرامات حاصل کرنے کے لئے بلکہ اصل مقصود اور مطلوب اللہ تعالےٰ ہو۔ شیخ سعدی صاحب بہت ٹھیک کہتے ہیں کہ ؎

گر نہ باشد بدوست رہ بردن ۔ شرط عشق است در طلب مردن

دنیاوی اغراض کے لئے ایمان لانے والا بدظن ہو جاتا ہے اسلئے محروم رہتا ہے (اللہ تعالےٰ بغیر رسول کی پیروی اور اتباع کے نہیں ملتا۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ) اور لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ط فقط (پیر منظور محمد صاحب کی پرانی یادداشت سے ماخوذ)

انا للہ وانا الیہ راجعون

**ڈاک کا جہاز غرق** شملہ ۲۵ جون اعلان کیا گیا ہے کہ جہاز منگولیا جو لندن سے ۳۱ مئی کی ڈاک لیکر ماہتا ہفتہ کو بوقت دوپہر بمبئی کے قریب ایک سُرنگ کے ساتھ ٹکرا جانیکے باعث غرق ہو گیا۔ ابھی تک مفصل حالات معلوم نہیں ہوئے لیکن مسافروں اور اہل جہاز سے پُر کشتیاں بمبئی اور اسکے نواح میں پہنچ گئی ہیں۔ خبر ملی ہے کہ ڈاک کا نقصان ہو گیا